معزز قارئین! اللہ رب العالمین نے جن وانس کی تخلیق اپنی عبادت کے لئے کی ہے' ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (سورۃ الذاریات:۵۶) یعنی: ''میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے''۔

عبادت کا مطلب ہے: ''جن چیزوں کے کرنے کا حکم ہے ان کو کرنا اور جن چیزوں کے چھوڑنے کا حکم ہے ان کو چھوڑ دینا''۔ بالفاظ دیگر: '' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا'' ۔

چونکہ انسان فطری طور پر کمزور واقع ہوا ہے' ساتھ ہی امتحان وآزمائش کے لئے اس کے اندر بعض ایسی طاقتیں ودیعت کی گئی ہیں جن پر قابو پانا ہر شخص کے لئے آسان نہیں ہے' اس لئے انسان سے غلطی ہوتی رہتی ہے وہ کبھی جان بوجھ کر گناہ کرتا ہے تو کبھی انجانے میں تو کبھی بھول چوک میں' بہر حال انسان سے گناہ سرزد ہوتا رہتا ہے۔

گناہ کا مطلب عبادت کے برعکس ہے یعنی: '' جن چیزوں کے کرنے کا حکم ہے ان چیزوں کو چھوڑ دینا اور جن چیزوں کے چھوڑنے کا حکم ہے ان چیزوں کو کرنا'' دوسرے الفاظ میں ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرنا''۔

ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً﴾ (سورۃ الجن:۲۳)
یعنی: ''جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا''۔

کتاب وسنت میں دونوں کے لئے مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں' مثال کے طور پر اول الذکر کے لئے: **خیر ' معروف ' بر ' طاعة ' احسان '** وغیرہ اور گناہ کے لئے **معصية ' خطيئة ' ذنب ' اثم ' عدوان ' فساد ' ظلم ' فسق ' منكر** وغیرہ۔

کتاب وسنت صحیحہ اور اجماع سلف کی روشنی میں گناہ کی دو قسم ہے ۔(۱) بڑے گناہ' جیسے: چوری' شراب نوشی' رشوت وسود خوری' غیبت وچغلخوری وغیرہ اور (۲) چھوٹے گناہ جیسے' ضیافت میں استطاعت سے زیادہ تکلف کرنا' غیبت کا سننا' ہاتھ پاؤں کا زنا' پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا' داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنا اور شرمگاہ کو پکڑنا وغیرہ۔ (چھوٹے گناہوں سے متعلق مزید معلومات کے لئے راقم کے مقالہ کی طرف رجوع فرمائیں!)

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ﴿إِن تَجْتَنِبُواْ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيماً﴾ (سورة النساء : ۳۱)
یعنی: '' اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے اجتناب کروگے تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کردیں گے اور تمہیں عزت وبزرگی کی جگہ داخل کریں گے''۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ﴿الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ (سورة النجم: ۳۲)
یعنی: ''جو صغیرہ گناہوں کے سوا بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا رب بڑی بخشش والا ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے' لہذا اپنے آپ کی پاکیزگی مت بیان کرو' جو پرہیزگار ہے اللہ اس سے خوب واقف ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ (**الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات ما بينهن اذا اجتنبت الكبائر** (**صحيح مسلم**)
یعنی: ''پانچوں نمازیں اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک اور رمضان سے لے کر رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ بڑے گناہوں سے اجتناب کیا جائے''۔

اس تقسیم پر امت مسلمہ کا اجماع بھی ہے' اور قیاس بھی اسی کا متقاضی ہے کیونکہ ہر حکم خواہ وہ کرنے سے متعلق ہو یا نہ کرنے سے برابر نہیں ہوتا' جیسے تمام نیکیاں ایک درجہ کی نہیں ہیں ان میں اجر وثواب کے لحاظ سے فرق ہے اسی طرح تمام گناہ ایک درجہ کے نہیں ہیں ۔

بڑے گناہوں کے بارے میں دو باتیں بطور خاص ہمارے ذہن میں رہنی چاہیئے۔

نمبر ایک: بڑے گناہوں کی مغفرت عام نیکیوں جیسے وضوء نماز حج وغیرہ سے نہیں ہوتی اس کے لئے توبہ شرط ہے۔اور قبولیت توبہ کی بھی شرائط ہیں۔

نمبر دو: بڑے گناہ وں کا مرتکب دائرہ اسلام یا ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا' وہ مسلمان ہی رہتا ہے ہاں اس کے ایمان میں نقص ہوتا ہے یعنی نہ وہ کامل مومن ہے نہ کامل مسلمان' بلکہ وہ فاسق وفاجر اور گنہگار مسلمان ہے'اگر وہ شرک اور جو گناہ اس کے حکم میں ہے جیسے کفر اور نفاق اس سے بری رہا ہوگا' پھر توبہ کئے بغیر اس کی وفات ہوگئی تو آخرت میں اللہ کی مشیت اور مرضی کے تابع ہے'اللہ ارحم الراحمین چاہے تو اپنی رحمت سے اسے معاف کر دے اور شروع ہی سے اسے جنت میں داخلہ کی اجازت دیدے اور چاہے تو اپنے عدل سے اس کو عذاب دے لیکن ایک دن وہ ضرور بضرور توحید وایمان اور شرک نہ کرنے کی وجہ سے اللہ کی رحمت کا مستحق ہوگا اور جنت میں آئے گا'اور اگر اس نے شرک یا کفر کیا ہوگا یا اس کے دل میں نفاق رہا ہوگا اور بلا توبہ کے مرگیا تو وہ دنیا کے لحاظ سے دائرہ اسلام ہی میں شمار ہوگا البتہ وہ کافروں کی طرح ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا'اس مسئلہ پر تمام سلف صالحین کا اجماع ہے'اس کے برعکس خوارج' اور معتزلہ نے سلف صالحین کے موقف سے خروج کرتے ہوئے یہ عقیدہ گڑھا کہ بڑے گناہوں کا مرتکب' دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے' خوارج کے یہاں وہ دنیا میں بھی کافر ہے اور آخرت میں بھی ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا کبھی بھی وہ جہنم سے نہیں نکلے گا' معتزلہ (عقل پرست) کے یہاں ایسا شخص دنیا کے لحاظ سے نہ مسلمان ہے نہ کافر دونوں کے درمیان ہے البتہ وہ آخرت میں ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا' یعنی آخرت میں انجام کے اعتبار سے دونوں فرقوں میں کوئی فرق نہیں ہے' ظاہر ہے ان کی بات قرآن وسنت اور سلف صالحین کے عقیدہ ومنہج کے سراسر خلاف ہے' قتال کرنا بڑا گناہ ہے اس پر قرآن کریم میں جہنم کی سخت وعید ہے اس کے باوجود قرآن کریم میں آپس میں قتال کرنے والی دو جماعتوں کو مومن کہا گیا ہے' دونوں میں سے کسی کو بھی ایمان سے خارج نہیں کیا گیا' اسی طرح صحیح بخاری ومسلم میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:''کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ سفید لباس میں ملبوس آرام فرما رہے تھے پھر میں دوبارہ آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے آپ نے فرمایا جو بندہ لا الہ الا اللہ کہے پھر اسی پر اس کی وفات ہوجائے وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا' میں نے عرض کیا گرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا گرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو' میں نے دوبارہ عرض کیا گرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا گرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو' میں نے تیسری بار عرض کیا گرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا گرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو'اور ابوذر کی ناک خاک آلود ہوجائے' (راوی حدیث کہتے ہیں) ابوذر رضی اللہ عنہ جب بھی یہ حدیث بیان فرماتے تو کہتے گرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہی کیوں نہ ہوجائے''۔

اور صحیحین ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے:''کہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور آپ سے کہنے لگے کہ آپ اپنی امت کے ہر اس شخص کو جنت میں داخلہ کی بشارت سنا دیں جس کی وفات اس حالت میں ہوئی ہو کہ اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا' آپ ﷺ نے کہا اے جبریل! گرچہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ جبریل امین نے کہا ہاں' پھر آپ ﷺ نے کہا گرچہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ کہا: ہاں گرچہ اس نے شراب پی ہو''۔

چونکہ ان پر تفصیلی رد کرنے کی یہ جگہ نہیں ہے' صرف ایک آیت اور دو حدیثیں جو یہاں بیان کی گئی ہیں ان کی اس بدعقیدگی پر رد کے لئے کافی ہیں' تفصیلی رد جاننے کے لئے دیگر مقالات وکتابوں کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

محترم قارئین! بڑے گناہوں کی علامات پر یہ تحریری سلسلہ شروع کیا گیا ہے' مقصد صرف یہ ہے کہ ہم ان سے بچیں' جب تک انسان گناہوں کو نہیں جانے گا ان سے بچنا مشکل ہوتا ہے اس لئے گناہوں کا جاننا بھی ضروری ہے' یہی وجہ ہے کہ کتاب وسنت میں گناہوں کی نشاندہی کی گئی ہے تاکہ ان سے اجتناب کیا جائے۔

علامت نمبر ایک: جس گناہ کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ اس کے کرنے والوں کی مغفرت نہیں ہوگی' یا یہ کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے' یا یہ کہ وہ جہنم سے نہیں نکلیں گے' یا یہ کہ وہ جہنم کے نچلے طبقے میں رہیں گے یا یہ کہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے یا یہ کہ ان پر جنت حرام کر دی گئی ہے۔

شرک اکبر' کفر اکبر اور نفاق اکبر یہ تین ایسے گناہ ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کا مرتکب اگر توبہ کئے بغیر مرگیا تو اس کی کبھی بھی مغفرت نہیں ہوگی وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْماً عَظِيماً ﴾ (النساء: ٤٨)

یعنی: ''اللہ تعالیٰ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اُس نے بڑا بہتان باندھا''۔

﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّهُ عَلَيهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾(المائدة: ٧٢)

یعنی: ''جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے''۔

کفر اکبر کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَظَلَمُواْ لَمْ يَكُنِ اللّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلاَ لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقاً (168) إِلاَّ طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللّهِ يَسِيراً﴾(سورة النساء)

یعنی: ''جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ اُن کو کبھی بھی نہیں بخشے گا اور نہ ہی اُنہیں کوئی راستہ دکھائے گا۔ ہاں دوزخ کا راستہ جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے''۔

﴿إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيراً (64) خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً لَّا يَجِدُونَ وَلِيّاً وَلَا نَصِيراً ﴾(سورة الأحزاب)

یعنی: ''اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، وہ کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے''۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُواْ بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (36) يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُواْ مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ﴾ (سورة المائدة)

یعنی: ''یقین مانو کہ کافروں کے لئے اگر وہ سب کچھ ہو جو ساری زمین میں ہے بلکہ اس کے مثل اور بھی ہو اور وہ ان تمام چیزوں کو قیامت کے دن عذاب کے بدلے فدیہ میں دے دیں تو بھی ناممکن ہے کہ ان کا فدیہ قبول کر لیا جائے ان کے لئے تو دردناک عذاب ہی ہے، وہ چاہیں گے کہ جہنم سے نکل جائیں لیکن ہرگز اس میں سے نہ نکل سکیں گے ان کے لئے تو دائمی عذاب ہے''۔

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک کافر سے قیامت کے دن اللہ پوچھے گا، کیا تو زمین بھر سونا فدیہ دے کر جہنم سے چھٹکارہ حاصل کرنا پسند کرے گا، وہ ہاں میں جواب دے گا، تو اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے تو دنیا میں تجھ سے اس سے بہت کم کا مطالبہ کیا تھا تو نے کوئی پرواہ نہیں کی، پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (بخاری)

نفاق اکبر کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے ﴿إِنَّ اللّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعاً﴾ (النساء : ١٤٠)

یعنی: ''یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور منافقوں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے''۔

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيراً ﴾(النساء : ١٤٥)

یعنی: ''منافقین تو یقیناً جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں رہیں گے ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پائے''۔

عن أبی بکرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ألا أنبئكم بأكبر الكبائر ثلاثا قلنا بلى يارسول الله قال : الإشراك بالله (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے تین بار فرمایا کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا ضرور اے اللہ کے رسول ﷺ، فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

عن عبد الله بن مسعود قال قلت يارسول الله ﷺ أي الذنب أعظم؟ قال : أن تجعل لله ندا وهو خلقك. (صحیح بخاری)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا: تم کسی کو اللہ کے برابر کر دو جبکہ اللہ

ہی نے تم کو پیدا کیا ہے''۔

حقوق العباد بھی معاف نہیں ہوں گے' جب تک بندہ معاف نہیں کرے گا خوہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو' ظالم اگر مسلمان موحد و متبع سنت ہوگا شرک وکفر اور نفاق جیسے کفریہ عقائد سے دور رہا ہوگا اور اس کے پاس اتنی نیکیاں ہوں گی کہ مظلوموں کو دینے کے بعد بھی بچ جائیں گی اور اللہ کی رحمت شامل حال ہو جائے گی' تو وہ شروع ہی سے جنت میں داخل ہو جائے گا' اور اگر اس کے پاس نیکیاں کم پڑ گئیں تو مظلوموں کے گناہوں کو اس پر لاد دیا جائے گا پھر اسے جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا لیکن سزا بھگتنے کے بعد ضرور جنت میں آئے گا کیونکہ اس کی وفات توحید خالص پر ہوئی تھی اور اگر اس کی وفات شرک پر ہوئی ہوگی تو ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا **(أتدرون ما المفلس؟ قالوا : المفلس فينا من لا درهم له و لا متاع ' فقال: ان المفلس من أمتي يأتي يوم القيامة بصلاة وصيام وزكاة ويأتي قد شتم هذا ' وقذف هذا وأكل مال هذا وسفک دم هذا ' وضرب هذا فيعطي هذا من حسناته وهذا من حسناته 'فان فنيت حسناته قبل أن يقضى ما عليه' أخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح في النار)**

یعنی: ''کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ روپے ہوں نہ مال ومتاع' آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں اصل مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن صلاۃ وصوم اور زکاۃ لے کر آئے گا مگر اس حال میں آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی' کسی پر تہمت لگائی ہوگی' کسی کا ناحق مال کھایا ہوگا' اور کسی کو مارا ہوگا' پس اس کی نیکیاں ایک ایک (مظلوموں) کو دے دی جائیں گی' یہاں تک کہ اس کے ذمہ مظلوموں کے حقوق پورے ہونے سے قبل اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

عن أم المؤمنين عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ: الدواوين عند الله ثلاثة ديوان لا يعبا الله به شيئا وديوان لا يترک الله منه شيئا' وديوان لا يغفره الله فأما الديوان الذى لا يغفره الله فالشرک بالله قال الله عزوجل انه من يشرک بالله فقد حرم الله عليه الجنة ' وأما الديوان الذى لا يعبأ الله به شيئا فظلم العبد نفسه فيما بينه وبين ربه ' من صوم يوم تركه أو صلاة تركها ' فان الله يغفر ذلک ' ويتجاوزه ان شاء ' وأما الديوان الذى لا يترک الله منه شيئا فظلم العباد بعضهم بعضا القصاص لا محالة.

(مسند الإمام أحمد 'و مستدرک الإمام حاكم وصححه ' وصححه العلامة أحمد شاكر والحديث له شواهد تقويه ومعناه صحيح ' أما الإمام المجدد وخاتمة المحدثين الألباني فضعفه)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے یہاں اعمال کے تین دیوان (رجسٹر) ہیں ایک ایسا دیوان جس کی اللہ کو کوئی پرواہ نہیں' اور ایک ایسا دیوان جس میں سے اللہ کچھ بھی نہیں چھوڑے گا اور ایک ایسا دیوان جسے اللہ ہرگز معاف نہیں کرے گا' وہ دیوان جسے اللہ معاف نہیں کرے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے' اللہ کا ارشاد ہے ﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہوگا اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے' رہا وہ دیوان جس کی اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہے وہ بندے کا اپنے نفس پر ظلم کرنا ہے جو اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہو جیسے کسی دن کا صوم (روزہ) چھوڑ دینا یا کوئی صلاۃ (نماز) چھوڑ دینا' تو اللہ تعالی اس کو معاف کر دے گا' اور وہ دیوان جس میں سے اللہ کچھ بھی نہیں چھوڑے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے اس میں بدلہ لامحالۃ لیا جائے گا۔

اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور سب کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

۹/ شعبان ۱۴۴۷ھ موافق ۲۸/ جنوری ۲۰۲۶ن

مکتب جالیات جبیل سعودی عرب

ملاحظہ: دیگر علامات جاننے کے لئے راقم کے دوسرے مضامین اور مقالات کا مطالعہ کیجئے! جزاکم اللہ خیرا۔